یہ اخبار ہنوز موجود ہیں یا نہیں کہ اس انجمن کا ایک طبی وفد ۱۹۶۳ء میں چین گیا تھا۔ اس وفد کے قائد کی حیثیت سے میں نے ایک طویل و مفصل اور مثالی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کی تھی اور پھر ایک کتاب "مڈیسن ان چائنا" تصنیف کی تھی (۴۲۵ صفحات) اور پھر اس انجمن کی دعوت پر ۱۹۶۹ء میں حکومت چین نے ایک طبی وفد بھیجا تھا جس کی میزبان پاکستان میں یہی انجمن تھی۔ اور جس کے اعلیٰ حسن میزبانی کے نقوش وزارت خارجہ کے فائلوں میں مثال و تقلید کے لئے موجود ہیں۔

ہمدرد صحت بابت جولائی ۱۹۷۱ء آپ کی خدمت میں پہنچ چکا ہے جس کے صفحات ۲۲ تا ۲۵ آپ کی توجہ کے لائق ہیں۔ اور جو "چین" بالتصویر کی اس سال کی آخری اشاعت سے ماخوذ ہیں۔ اگر آپ ان صفحات کو ملاحظہ فرمالیں گے تو میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ بالکل واضح ہو جائے گی، یعنی یہ کہ ہمیں اپنی دونوں ٹانگوں پر کھڑا ہونا چاہیے۔

چین پر قدامت اور دقیانوسیت کی پھبتی اب کسی حال میں نہیں کسی جا سکتی۔ وہ ہمارے ایک سال بعد آزاد ہونے والا ملک آج سارے عالم کے لئے مرکز توجہ بن چکا ہے اور دنیا کی سب سے بڑی اور طاقتور اقوام کے سامنے سینہ سپر ہو چکا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا ملک جو اقوام عالم کو امداد و رہنمائی دینے کی پوزیشن میں ہے اور جو تحقیق اور ریسرچ کے میدان میں دنیا کی کسی طاقت سے پیچھے نہیں ہے اپنے مسائل صحت کا حل دونوں ٹانگوں پر کھڑا ہونے میں ہی پاتا ہے۔ یعنی طب مشرقی اور طب مغربی دونوں سے بھرپور استفادہ کر رہا ہے۔

آخر ہم میں کون سا سرخاب کا پر لگ گیا ہے کہ ہم منظم طور پر طب مشرقی کے خلاف سازشیں اور صف آرائی کر کر کے اور عطائیت کی تہمت لگا لگا کر اسے تباہ کر دینے کی فکر میں ہیں اور ذرہ برابر اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہمارا یہ فعل جسے ہم آزادی کے بعد گذشتہ ۲۴ برس سے تواتر و تسلسل کے ساتھ دہرا رہے ہیں ہرگز مفاد صحت ملی میں نہیں ہے۔ اور ہرگز یہ ہمیں خود اعتمادی اور خود کفالتی کی منزل تک نہیں پہنچا سکتا۔

کیا یہ سمجھا جائے کہ جو قوم اپنے نظریۂ ملی کی حفاظت سے عاری و عاجز ہو چکی ہے اس کا کردار یہی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی قومی ورثوں اپنی تہذیب و ثقافت اور حتیٰ کہ صحت ملی تک سے صرف نظر کرے۔

اگر ایسا ہے تو ہمیں زوال امت کے اس المیہ پر فوراً غور کرنا چاہیے۔

آپکا مخلص حکیم محمد سعید ہمدرد۔ کراچی